پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات

تو جُھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن (ب ج)

۱۶؎۔ خودی ہو زندہ تو ہے فقر بھی شہنشاہی

نہیں ہے سنجر و طغرل سے کم شکوہِ فقیر (ض ک)

۱۷؎۔ جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی

کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرار شہنشاہی

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ

ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللٰہی

آئینِ جوانمرداں، حق گوئی و بے باکی

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی (ب ج)

۱۸؎۔ اے طائرِ لاہوتی، اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

۱۹؎۔ کرم تیرا کہ بے جوہر نہیں میں غلام طغرل و سنجر نہیں میں

جہاں بینی مری فطرت ہے، لیکن کسی جمشید کا ساغر نہیں میں (ب ج)

۲۰؎۔ من فقیر بی نیازم، مشربم ایں است و بس

مومیائی خواستن نتوان، شکستن می تواں

۲۱؎۔ اپنے رازق کو نہ پہچانے، تو محتاجِ ملوک

اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا، دارا و جم

دل کی آزادی شہنشاہی، شکم سامانِ موت

فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے، دل یا شکم؟ (ب ج)

۲۲؎۔ غیرت فقر مگر کر نہ سکی اس کو قبول

جب کہا اس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات (ا ح)

۲۳؎۔ یہ بیان تحقیق طلب ہے۔

۲۴۔ ارمغانِ حجاز ؎

تو گفتی ، از حیاتِ جاوداں گوئی　　بگوشِ مردۂ ، پیغامِ جاں گوئی
دلی گویند ایں ناحق شناسان　　کہ تاریخِ وفاتِ ایں و آں گوئی

۲۵۔ عطار ہو ، رومی ہو ، رازی ہو ، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی (ب ج)

۲۶۔ زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی (//)

۲۷۔ نہ چھین لذتِ آہِ سحر گہی مجھ سے
نہ کر نگہ سے تغافل کو التفات آمیز (//)

۲۸۔ دیکھیں بظاہر ارمغانِ حجاز حصّہ، حضور رسالت مآبؐ شمارہ ۱۲ کی آخری دو بیتی :

۲۹۔ جگر سے وہی تیر پھر پار کر　　تمنا کو سینوں میں بیدار کر
ترے آسمانوں کے تاروں کی خیر　　زمینوں کے شب زندہ داروں کی خیر
جوانوں کو سوزِ جگر بخش دے　　مرا عشق ، میری نظر بخش دے (ساقی نامہ)

۳۰۔ جوانوں کو مری آہِ سحر دے　　پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا ، آرزو میری یہی ہے　　مرا نور بصیرت عام کر دے (ب ج)

۳۰-الف۔ علاج آتشِ رومیؔ کے سوز میں ہے ترا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں (//)

۳۱۔ اُسی کے فیض سے میری نگاہ ہے روشن
اُسی کے فیض سے میرے سبو میں ہے جیحوں (//)

۳۲۔ صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب ، ایک کلیم سر بکف (ب ج)

۳۳۔ چو رومی در حرم دادم اذانِ من　　ازو آموختم اسرارِ جانِ من
بدورِ فتنۂ عصرِ کہن او　　بدورِ فتنۂ عصرِ روانِ من (ا ح)

© rasailojaraid.com

۳۴ء۔ اقبالؔ ، رومی کو اپنا پیر و مُرشد مانتے ہیں۔ ان کی انکساری بھی مسلم مگر ایسی کوئی بات انہوں نے نہیں کہی۔ ہم یہ ماننے کے لیے تیار بھی نہ تھے کہ رُومی سے ان کی خدمت کمتر ہو، آخر کیسے؟

۳۵ء۔ نہ اٹھا پھر کوئی رومی عجم کے لالہ زاروں سے
وہی آب و گلِ ایران، وہی تبریز ہے ساقی (ب ج)

۳۶ء۔ اقبالؔ نے اس شعر میں ایران کا ذکر نہیں کیا۔ "اپنی کشتِ ویران" سے برصغیر یا عالم اسلام مراد ہو سکتا ہے۔

نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

28

۳۷ء۔ محمد حسین شہریار تبریزی (تولد بہ سال ۱۹۰۶ء) معاصر فارسی شاعر ہیں۔ یہ بات محلِ نظر ہے کہ اقبالؔ ان بے قافیہ و ردیف اشعار کو پڑھ کر خرسند ہوتے؛

۳۸ء۔ انشتین یعنی آئن سٹائن، مشہور جرمن ریاضی دان اور طبیعات شناس، جو نظریہ اضافیت کا خالق ہے۔

۳۹ء۔ شاعر حکیم و عالم آئن سٹائن کو بتاتا ہے کہ مادّی نظریات بدلتے رہتے ہیں۔ جبکہ روحانی و اخلاقی اقدار ہمیشہ محبوب و مقبول ہیں۔ سر زمین ایران، اور دنیائے شرق روح و مادہ کے امتزاج کی قائل رہی ہے۔ یہاں بو علی سینا ایسا حکیم و طبیب ہے اور عمر خیام، سعدی اور حافظ وغیرہم ایسے شعرا بھی، شہریار فرماتے ہیں کہ سائنس دانوں کو انبیاء اور مصلحین کی تعلیمات پر بھی توجہ رکھنا چاہیئے۔

۴۰ء۔ سہ ماہی، اقبال ریویو، کراچی (مجلّہ اقبال اکادمی پاکستان)، صفحہ ۸۶ تا ۱۲۹۔ مقالے کا عنوان ہے۔ فلسفۂ اقبال، اس کی اہمیت اور ماہیت۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

از : ڈاکٹر فضل کریم (پنجاب یونیورسٹی)

29

قیامت اور سورج

چند سائنسی حقائق

قیامت

عربی زبان کا لفظ ہے۔ لغت میں جس کے معنی کھڑا کرنا (مُردوں کو قبروں سے کھڑا کرنا) دوبارہ زندگی لوٹانا ہے۔ تاہم قیامت کی اصطلاح اس کائنات کی مکمل تباہی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ قرآن حکیم میں سورۃ قیامت کے علاوہ کئی جگہ قیامت کے دن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سائنسی حقائق پیش کرنے سے قبل ہم یہاں قرآن حکیم کی چند آیات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں :-

"(اس لیے بطورِ انکار کے انسان) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟"

"سو جس وقت مارے حیرت کے آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند جمع کر دئے جائیں گے۔ (یعنی دونوں ایک حالت میں ہو جائیں گے) یعنی دونوں بے نور ہو جائیں گے۔"

(سورۃ قیامت، پارہ ۲۹ - آیات : ۶، ۷، ۸، ۹)

"سو جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جائے گا، اور پہاڑ اُڑتے پھریں گے۔" (سورۃ مرسلات، پارہ ۲۹ - آیات ۸، ۹، ۱۰)

"جب آفتاب بے نور ہو جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔"

(سورۃ تکویر - پارہ ۳۰ : آیات ۱، ۲، ۳)

© rasailojaraid.com

"جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے، اور جب